

تبصرہ کتب

”رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ“ — تالیف : عبید اللہ قدسی

اشاعتِ اول : جنوری ۱۹۷۹ء

ملنے کا پتہ : رشید اینڈ سنز اردو بازار راولپنڈی

قیمت : ۳۵ روپے

اگرچہ سیرت رسول پاک ایک ایسا موضوع ہے جس پر عربی، فارسی، اردو اور دوسری زبانوں میں بہ کثرت کتابیں لکھی گئی ہیں اور اردو میں سیرت النبیؐ جیسی معرکہ الآراء کتب موجود ہے جو مولانا شبلیؒ اور ان کے شاگرد مولانا سید سلیمان ندویؒ کی مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ ہے لیکن اس میدان میں ابھی بڑی گنجائش ہے۔

گماں مبر کہ بیاباں رسید کار مغاں

ہزار بادۂ ناخوردہ در رگہ تاں است

عبید اللہ قدسی صاحب کی زیر نظر تصنیف واقعات سیرت پر موجود کتابوں پر ایک مفید اضافہ ہے۔ فاضل

مؤلف نے کوشش کی ہے کہ سیرت پاک کو اس طرح پیش کریں جس طرح قرآن و حدیث میں پیش کیا گیا ہے،

اور جس طرح قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے سمجھا تھا۔ انھوں نے اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی ہے کہ بعض

مسلمان یا غیر مسلم افراد کے ذہنوں میں کم علمی، ناواقفیت یا غلط فہمی کے سبب جو الجھنیں یا شکوک و شبہات

پائے جاتے ہیں ان کو قرآن و حدیث کی تلیات کی روشنی میں رفع فرمیں۔ اس کام کے لیے انھیں نہ صرف قرآن و

حدیث کا عمیق و دقیق مطالعہ کرنا پڑا ہے بلکہ انھوں نے اکثر مسلم و غیر مسلم صاحبان کی رشحاتِ فکر سے

بھی استفادہ کیا ہے۔

انہوں نے اپنے فکری سفر کو قبل از اسلام عرب و اطراف عرب، نزول وحی، کلام اللہ، عقیدہ توحید، عبادت کی منازل طے کر کے اسلام کا نظام سیاست، اسلام کا نظام اقتصادی، مکارم اخلاق اور نظام اخلاق، قانون کی منزل پر ختم کیا ہے۔ آخر میں چار صفحوں کا مفصل قرآنی آیہ کا صحت نامہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کتاب کی تصحیح کا کام کتاب کے متویات کی اہمیت کے مطابق انجام نہیں پاسکا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کو تاہی کی ذمہ داری کتاب کے مؤلف پر عائد نہیں ہوتی بلکہ ان حضرات پر عائد ہوتی ہے جو اس کتب کے نشر و اشاعت کے ذمہ دار تھے۔

کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ فاضل مصنف نے اس موضوع پر انگریزی، اردو اور عربی کی بعض اہم کتابوں سے استفادہ کیا ہے چنانچہ جہاں انہوں نے اس کتاب کی تالیف میں

ENCYCLOPAEDIA OF SOCIAL SCIENCES, RELIGION OF SEMITICS,
 DICTIONARY OF THE BIBLE, ENCYCLOPAEDIA OF RELIGION AND
 ETHICS, UNIVERSAL JEWISH ENCYCLOPAEDIA, HISTORIANS, HISTORY
 OF THE WORLD, ENCYCLOPAEDIA BRITANNICA, ENCYCLOPAEDIA
 OF ISLAM

وغیرہ جیسی انگریزی کتب سے استفادہ کیا ہے وہاں قرآن اور انجیل کے علاوہ احادیث نبوی کے معروف مجموعوں ابن کلبی کی کتاب الامنام، عبدالمعید خان کی اساطیر العرب قبل الاسلام، لڑ حسین بک کی ترمذیہ القدر والشعری، مسعودی کی مروج الذهب، سیرت ابن ہشام، جرود علی کی تاریخ العرب، تاسیخ طبری، الملل والنحل، تفسیر طبری، کشف، بلوغ اللارب، طبقات ابن سعد، اسرئیل والفضول، ڈاکٹر حمید اللہ کی رسوائی اکرم کی سیاسی زندگی، اقبال کی تشکیل جدید البیات اسلامیہ، خواجہ عبدالحی کی الخلافۃ الکبریٰ، مفردات راعب، تفہیم القرآن، ابو الحسن علی ندوی کی مذہب و تمدن، قاضی قاری کی تشریح شفاء، جوامع السبر، منہل العرفان، ترجمان القرآن، معجم الدین صدیقی کی عقائد و اعمال، علی اکبر زبانی کی تاریخ ادیان فی کلال القرآن، تاریخ یعقوبی، مجموعہ الوثائق السیاسیہ فی العہد النبوی اور عہد نبوی میں نظام حکمرانی، شرح الشفا، المختصر المحلی، یوسف الدین کی اسلام کے معاشی نظریے، ڈاکٹر انور اقبال قریشی کی اسلام اور سود، ابو یوسف کی کتاب الخراج، خلیفہ عبدالکیم کی اسلام کا نظریہ حیات، مقدمہ ابن خلدون، کمال ابن اثیر وغیرہ جیسی عربی، فارسی اور اردو کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا ہے

فاضل مصنف نے اس کتاب میں جگہ بہت سے فکر انگیز خیالات دیئے ہیں جو آج کے مسلمانوں کیلئے جو اپنی عملی زندگی کو دوبارہ پوری طرح اسلامی اقدار و تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں بہت مفید ہیں مثلاً اسلام میں عبادت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”اسلام نے عبادت کا تصور اتنا وسیع کیا کہ نہ صرف خالص مذہبی اعمال بلکہ تمدن و معاشرت کی تمام سرگرمیاں اس کی تعریف میں داخل ہو گئیں، سیاست کو اخلاق کا تابع اور حکومت کو مذہب کا خادم بنا دیا، دنیا داروں اور دین داروں کے فرقے ختم کر دیئے، علم اور تعلیم کے شعبہ خاص پر دروازے کھول دیئے۔ (ص ۱۱۱-۱۱۲)

اسی طرح اسلامی بنیادی تعلیمات کا خلاصہ انہوں نے اس طرح بیان کیا ہے :

”اسلام نہ رہبانیت ہے نہ وطن پرستی، نہ نسل پرستی، نہ طاقتوں کی تقسیم اور نہ اس میں متضاد خیالات کی گنجائش (ہے)۔ اسلام میں ایک خدا کی عبودیت ہے، اسی کی عبادت ہے، اس کے علاوہ کسی کو برتری حاصل نہیں، سب انسان برابر ہیں، ایسے برابر سب گویا ایک کنبے کے افراد ہیں۔ پس میں رحم، محبت اور مہربانی میں سب ایک جسم ہیں، جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو تمام جسم ہنسا اور تکلیف میں ہوتا ہے“ (ص ۱۱۹-۱۲۰)

فاضل مصنف نے اسلامی قانون سازی کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے قانون میں تاریخی ارتقاء پر غور و نظر پر زور دیا ہے، فرماتے ہیں :

”بعض اس وجہ سے بھی غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ غلطی کے زمانے میں بعض قوانین دوسروں سے لیے گئے جن کا ذکر قرآن و احادیث میں نہیں تھا اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ قوانین اب بھی قابل نفاذ ہیں یا ان کی مثال لی جائے لیکن وہ بد خیال نہیں کرتے کہ حسب ضرورت قوانین بنانے اور لینے کا سلسلہ جاری رہا اور رہے گا، جو چیزیں نہیں بدلتی وہ اصول ہوتے ہیں، اسی لیے اسلام نے چند بنیادی دستوری قوانین دے کر زمانہ کی ضرورت کے موافق قوانین بنانے کے لیے چھوڑ دیا۔“ (ص ۱۱۱)

مجموعی طور پر کتاب فاضل مصنف کے طویل و عمیق و دقیق مطالعہ کا پختہ ہے۔ انہوں نے اپنے خیالات

بڑے خلوص و تيقن سے اسناد و دلائل کے ساتھ پيش كيے هين۔ لہذا اُميد ہے کہ ہر مخلص اور مومن مسلمان
کے ليے اس کتاب کا مطالعہ مفيد اور ثمر بخش ثابت ہوگا۔ خداوند تعالیٰ ان کو مزيد فکری تخليقات
کی توفيق عطا فرمائے۔ (آمين)

آخر ميں ہم جناب خالد اسلمی صاحب کی مالی اعانت کے جذبہ کو بھی سراہتے هين جس کی وجہ سے اس کتاب
کی نشر و اشاعت امكان پذير ہوئی۔ خدا ليے بخير حضرات کی تعداد ميں اضافہ فرمائے اور ان کو ايसे علمی
کاموں ميں مزيد اعانت کا موقع عطا فرمائے۔ (آمين)

سيد علی رضا نقوی

۶۱۹۷۹/۱۰/۲۱
